روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 15 دسمبر 2003ء 20 شوال 1424 ہجری 15 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 283

اللہ اعلیٰ واجل

جنگ احد میں دشمن کے دوبارہ حملہ کے بعد آنحضرت ﷺ چند صحابہ کے ساتھ موجود تھے کہ قریش کے سالار ابوسفیان نے آنحضرت ﷺ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو قتل کرنے کا جھوٹا دعویٰ کیا مگر رسول اللہؐ نے صحابہ کو خاموش رہنے کا ارشاد فرمایا۔ اس پر ابو سفیان نے کہا اعلُ ھبل یعنی ھبل بت کی شان بلند ہو تو رسول اللہؐ نے صحابہ سے فرمایا کہو اللّٰہ اعلیٰ و اجل اللہ سب سے بڑا اور بلند شان رکھنے والا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ احد- اذغدوت حدیث نمبر 3737)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اصل بات یہی ہے کہ انسان کا دل خدا تعالیٰ کی خالص محبت سے اس طرح پر لبریز ہو جاوے جیسے کہ عطر کا شیشہ بھرا ہوا ہو اور خدا تعالیٰ اس سے خوش ہو جاوے۔ یہ مراد اگر مل جاوے تو اس سے بڑھ کر اور کوئی مراد نہیں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ سے ایسا قرب اور تعلق ہو کہ اس کا دل اللہ تعالیٰ کا تخت گاہ ہو تو یہ ناممکن ہے کہ یہ اس کے انوار و برکات سے مستفیض نہ ہو اور اس کا کلام نہ سنے۔

اگر چاہتے ہو کہ اس کا کلام سنو تو اس کا قرب حاصل کرو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ اصل مقصود تمہارا یہ نہ ہو۔ ورنہ میرا اپنا یہی مذہب ہے کہ یہ بھی ایک قسم کا شرک ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی اور اس کی محبت کی غرض اصل تو یہ ہوئی کہ الہام ہوں یا کشوف ہوں اور پھر باریک طور پر اس کے ساتھ نفسانی غرض یہ ملی ہوئی ہوتی ہے کہ اس سے ہماری شہرت ہو۔ لوگوں میں ہم ممتاز ہوں۔ ہماری طرف رجوع ہو۔ یہ باتیں صافی تعلقات میں ایک روک ہو جاتی ہیں اور اکثر اوقات شیطان ایسے وقت پر قابو پا لیتا ہے۔ وہ باریک نفسانی غرض کو پا لیتا ہے۔ پھر نفسانی خواہشیں بھی آنے لگتی ہیں اور اس طرح پر آخر موقعہ پر شیطان ہلاک کر دیتا ہے۔ اس لئے نہایت امن کی راہ یہی ہے کہ انسان اپنی غرض کو صاف کرے اور خالصتاً روبخدا ہو۔ اس کے ساتھ اپنے تعلقات کو صاف کرے اور بڑھائے اور وجہ اللہ کی طرف دوڑے۔ وہی اس کا مقصود اور محبوب ہو اور تقویٰ پر قدم رکھ کر اعمال صالحہ بجا لاوے۔ پھر سنت اللہ اپنا کام آپ کرے گی۔ اس کی نظر نتائج پر نہ ہو بلکہ نظر تو اسی ایک نقطہ پر ہو۔ اس حد تک پہنچنے کے لئے اگر یہ شرط ہو کہ وہاں پہنچ کر سب سے زیادہ سزا ملے گی تب بھی اسی کی طرف جاوے۔ یعنی کوئی ثواب یا عذاب اس کی طرف جانے کا اصل مقصد نہ ہو۔ محض خدا تعالیٰ ہی اصل مقصد ہو۔ جب وفاداری اور اخلاص کے ساتھ اس کی طرف آئے گا اور اس کا قرب حاصل ہوگا تو یہ وہ سب کچھ دیکھے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی کبھی نہ گزرا ہوگا اور کشوف اور خواب تو کچھ چیز ہی نہ ہوں گے۔ پس میں تو اس راہ پر چلانا چاہتا ہوں اور یہی اصل غرض ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 77)

بیکاری کا خاتمہ اور عہدے داروں کا فرض

✿ حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

"میں چاہتا ہوں۔ کہ آہستہ آہستہ خدام الاحمدیہ بھی یہ کام (افراد جماعت کو روزگار مہیا کرنا) اپنے لائحہ عمل میں شامل کر لے اور بیکار مردوں کے متعلق ان کا یہ فرض ہو کہ وہ ان کیلئے کام مہیا کریں۔ بظاہر یہ مشکل ہے لیکن اگر وہ سمجھ سے کام لیں گے اور غور کرنے کی عادت ڈالیں گے تو وہ کئی ایسی سکیمیں بنا سکیں گے جن کے ماتحت بیکاروں کو کام پر لگایا جا سکے گا جب اس قسم کے بیکار لوگ کام پر لگ جائیں گے تو اس سے نہ صرف بیکاروں کو فائدہ پہنچے گا بلکہ سلسلہ کو بھی مالی لحاظ سے فائدہ پہنچے گا...... یہ ایک اہم کام ہے جس کی طرف جماعتوں کے پریذیڈنٹوں، سیکرٹریوں اور مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبران کو توجہ کرنی چاہیے۔"

(مشعل راہ حصہ اول ص 90)(مرسلہ نظارت امور عامہ)

ماحول کو صاف اور سرسبز بنائیں

✿ اپنے گھر کے باہر اردگرد کے ماحول کو صاف ستھرا اور سرسبز بنا کر آپ جہاں اپنے گھر کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ یہ آپ کی دلکش شخصیت کا بھی آئینہ دار ہوتا ہے۔ یقیناً آپ اپنے محلہ، اپنے شہر کو صاف ستھرا اور خوبصورت دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس کیلئے آپ اپنے ماحول کو خوشنما بنا کر حصہ ڈال سکتے ہیں۔

☆ اپنے گھر کے کوڑا کرکٹ کو مقررہ جگہ (ڈسٹ بن) میں پھینکوانے کا انتظام کروائیں۔

☆ اپنے گھر کے باہر صفائی رکھیں، جگہ ہموار اور گزرنے والوں کیلئے سہولت کا موجب ہو۔ اور وقتاً فوقتاً چھڑکاؤ کر دیا کریں تاکہ گرد وغیرہ نہ اڑے۔ اگر آپ استطاعت رکھتے ہوں تو اپنے گھر کے سامنے گھاس وغیرہ لگوا دیں اس سے خوبصورتی بھی ہوتی ہے اور ہر موسم میں پختگی بھی رہتی ہے۔

☆ اپنے گھر کے پانی کے نکاس کا مناسب انتظام کروائیں۔ یہ پانی نہ تو راستوں کو خراب کرے اور نہ ہی جوہڑ کی شکل اختیار کر کے مچھر اور مکھی کی افزائش کا موجب بنے۔ آپ کا تعاون اپنے پیارے شہر کو خوبصورت بنانے میں شامل رہے گا۔

(مہتمم وقار عمل)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

104

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

قیدی مسلمان ہو گئے

غزوہ بدر میں ستر کے قریب کفار کو قیدی بنایا گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے ان قیدیوں کو اپنے صحابہؓ میں تقسیم کیا اور فرمایا ''ان قیدیوں سے حسن سلوک کرنا'' صحابہؓ اس حکم کی وجہ سے قیدیوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ایک قیدی ابوعزیز بن عمیر (جو مصعب بن عمیرؓ کے بھائی تھے) بیان کرتے ہیں کہ انصار صبح اور شام مجھے تو روٹی دیتے تھے مگر خود خوراک کی کمی کی وجہ سے کھجوروں پر گزارہ کرتے تھے۔ کسی کے ہاتھ میں روٹی کا کوئی ایسا ٹکڑا نہیں آیا جو اس نے مجھے نہ دیا ہو۔ مجھے شرم آتی اور میں اسے واپس کرتا مگر وہ اسے چھوئے بغیر پھر مجھے لوٹا دیتا۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد 2 ص 299)

اس حسن سلوک نے سعید روحوں کو فتح کرلیا۔ اور ابوعزیز سمیت بہت سے قیدی اسلام کی آغوش میں آ گئے۔ کئی تو فوری طور پر ایمان لے آئے اور کچھ دیر کے بعد۔ مگر بالآخر سچے دین کو پہچان لیا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے مشہور انگریزی مورخ مستشرق سر ولیم میور (1905-1819) لکھتے ہیں۔

''محمد کی ہدایات کے ماتحت انصار اور مہاجرین نے کفار کے قیدیوں کے ساتھ بڑی محبت اور مہربانی کا سلوک کیا۔ چنانچہ بعض قیدیوں کی اپنی شہادتیں تاریخ میں ان الفاظ میں مذکور ہیں کہ خدا بھلا کرے مدینہ والوں کا کہ وہ ہمیں سوار کرتے تھے اور خود پیدل چلتے تھے۔ ہمیں گندم کی پکی ہوئی روٹی دیتے تھے اور خود صرف کھجوریں کھا کر پڑ رہتے تھے۔ اس لئے ہمیں یہ معلوم کر کے تعجب نہیں کرنا چاہئے کہ بعض قیدی اس نیک سلوک کے اثر کے نیچے مسلمان ہو گئے اور ایسے لوگوں کو فوراً آزاد کر دیا گیا......... جو قیدی اسلام نہیں لائے ان پر بھی اس نیک سلوک کا اچھا اثر تھا۔''

(بحوالہ سیرت خاتم النبیین جلد 2 صفحہ 155)

قیدیوں میں سے سہیل بن عمرو قریش کے سرداروں اور خطباء میں شمار ہوتے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف فصیح و بلیغ تقریریں کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے اجازت دیں کہ میں اس کے سامنے کے دو دانت اوپر اور نیچے کے توڑ دوں تا کہ یہ آپ کے خلاف تقریر نہ کر سکے مگر حضورؐ نے اس کی اجازت نہ دی اور فرمایا ممکن ہے کہ ان کو ایسا مقام عطا ہو کہ تم ان کی تعریف کرنے لگو سہیل فدیہ دے کر چھوٹ گئے اور فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اہل عرب کا ارتداد دیکھ کر کئی قریش بھی پھسلنے لگ گئے تب سہیلؓ نے ایک زبردست تقریر کی اور کہا کہ اے قریش تم اسلام لانے میں سب سے آخر پر تھے ارتداد میں پہل نہ کرو۔ یہ دین لازماً غالب آئے گا۔ اس تقریر نے قریش کو اسلام پر ثابت قدم کر دیا اور حضورؐ کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ حضرت سہیلؓ حضرت عمرؓ کے دور میں جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہوئے اور ابدی زندگی پائی۔ (اسدالغابہ جلد 2 صفحہ 371)

قیدیوں میں ابوعزہ بن عبداللہ بھی تھا جو بہت محتاج اور عیالدار تھا اس نے حضورؐ سے عرض کی میرے پاس فدیہ دینے کے لئے کچھ نہیں آپ مجھ پر احسان فرمائیں۔ حضورؐ نے اسے فدیہ کے بغیر اس اقرار پر رہا کر دیا کہ وہ آپؐ کے خلاف کسی کی مدد نہیں کرے گا۔ ابوعزہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان سے مغلوب ہو کر ایک خوبصورت نظم کہی جس میں آپؐ کی سچائی اور عظمت کا برملا اظہار کیا۔ ابوعزہ کی طرح کئی اور ناداروں کو بھی بغیر فدیہ کے رہا کیا گیا۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد 2 صفحہ 315)

ان قیدیوں میں ایک لڑکا وھب بھی تھا جس کے والد عمیر مکہ سے اس کو چھڑانے کے بہانے اس نیت سے مدینہ آئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ کر دیں۔ مگر خدا نے حضورؐ کو اس کی خبر دی اور حضورؐ نے انہیں معاف کر دیا اس پر عمیر نے بے اختیار توحید کی گواہی دی اور مکہ میں آ کر دعوت الی اللہ شروع کر دی جس کے نتیجہ میں بہت سے لوگوں نے ہدایت پائی۔

(سیرت ابن ہشام جلد 2 صفحہ 317)

دین کی اشاعت کیلئے دعا کرو

تم اپنی نیتوں کو صاف کرو۔ اللہ تعالیٰ کو رضامند کرو۔ دعاؤں میں لگے رہو اور دین کی اشاعت کیلئے دعا کرو۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 380)

آئیوری کوسٹ میں جماعتی سرگرمیاں

رافع احمد تبسم مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ

دابو میں جلسہ یوم والدین

آبی جان سے 45 کلومیٹر کی مسافت پر نئی قائم ہونے والی جماعت ''دابو'' Dabou میں 3 ستمبر بروز اتوار جلسہ یوم والدین کا انعقاد ہوا۔ یہ جماعت گزشتہ سال ہی قائم ہوئی تھی۔ مکرم ابوبکر وورا گو صدر جماعت کی قیادت میں تمام افراد جماعت نے بیت الذکر کی تزئین و صفائی کا کام احسن طریق پر سرانجام دیا۔

مکرم باسط احمد صاحب مربی سلسلہ کے علاوہ مکرم قاسم طورے صاحب، مکرم یونس صاحب سیکرٹری آڈیو ویڈیو اور خاکسار اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد بچوں نے قصیدہ کے اشعار سنائے۔ صدر جماعت دابو نے استقبالیہ خطاب کیا۔ نماز عصر کے بعد محترم باسط احمد صاحب نے تربیت اولاد کے موضوع پر خطاب کیا اس کا جولا زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعدہ مکرم قاسم طورے صاحب نے ''احمدیت نے ہمیں کیا دیا'' کے عنوان سے خطاب کیا۔ پھر سیکرٹری صاحب اصلاح و ارشاد نے مختصر خطاب کیا۔ مکرم باسط احمد صاحب نے جلسہ کے بعد اختتامی دعا کروائی اور احباب جماعت کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اس جلسہ میں 150 اطفال و ناصرات اور 250 خدام و انصار اور 75 لجنات نے شرکت کی۔ اس طرح کل حاضری 475 رہی۔ الحمدللہ۔

مجلس خدام الاحمدیہ ریجن گراں بسم (Grand Bassam) کا سالانہ اجتماع

خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے ریجن گراں بسم کے خدام کو اپنا دوسرا سالانہ اجتماع مورخہ 5`6 ستمبر بروز جمعہ، ہفتہ بمقام سامو (Samou) منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

صدر خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ مکرم عبداللہ وورا گو صاحب M.Abdullah Vidrago کی قیادت میں ریجن کے خدام نے دو ماہ قبل ہی اجتماع کی تیاری شروع کر دی تھی۔ وقار عمل کے ذریعہ مقام اجتماع کی صفائی اور تزئین کا کام کیا گیا۔

5 ستمبر بعد از نماز مغرب و عشاء صدر مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ کی زیر صدارت اجتماع کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر مجلس نے ظہور امام مہدی کے عنوان پر حاضرین مجلس سے خطاب کیا۔ اس کے بعد ریجنل مشنری مکرم ابوالقاسم طورے صاحب نے 'احمدیت، یعنی (۔)' کے موضوع پر تقریر کی۔ اور حاضرین مجلس کے سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ دلچسپ اجلاس رات ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔ اس اجلاس میں کثیر تعداد غیر از جماعت اور غیر مذاہب احباب کی تھی۔

دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز نماز فجر اور درس قرآن سے ہوا۔ ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اس تقریب میں مہمان خصوصی Mr.Kodjo تھے جو کہ ریجن ساؤتھ کومے کے وائس پریذیڈنٹ ہیں۔ ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ 400 میٹر، اطفال کی 200 میٹر ہوئی اور سائیکل ریس کے مقابلے ہوئے۔

اس دن کے دوسرے اجلاس میں مکرم باسط احمد صاحب قائمقام امیر و مشنری انچارج نے خدام الاحمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ ان کے بعد Mr.Koojo وائس پریذیڈنٹ ریجنل کونسلر نے اپنے مختصر خطاب میں بانی خدام الاحمدیہ کو خراج تحسین پیش کیا اور خدام الاحمدیہ Samou کی سرگرمیوں کو سراہا۔ بعدہ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ نے دین میں صلح اور آشتی کی اہمیت کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔ اسی روز دوپہر منتخب ہونے والی ٹیموں کے درمیان فٹ بال میچز ہوئے۔ اور فائنل میچ JNASOFC اور Ollove fb کے درمیان کھیلا گیا۔ یہ میچ Fc Jnaso کی ٹیم نے جیت لیا اور انعامی کپ کی حق دار قرار پائی۔ تقسیم انعامات اور دعا کے بعد اس اجتماع کا اختتام ہوا۔ اس اجتماع میں 8 مجالس کے 650 خدام اور 325 اطفال اور 500 سے زائد غیر از جماعت احباب مرد و خواتین نے شرکت کی۔ اس طرح کل حاضری 1475 سے زائد رہی۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 نومبر 2003ء)

تحریک جدید کے معیاری وعدہ جات

تحریک جدید کی مالی ذمہ داریاں عالمگیر پیمانے پر بخوبی ادا کرنے کیلئے وعدہ جات کا معیاری ہونا از بس ضروری ہے اس سلسلے میں سیدنا حضرت مصلح موعود کا بیان فرمودہ معیار ہر فرد جماعت کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

''اگر کوئی شخص اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف دے دیتا ہے مثلاً اس کی سو روپیہ ماہوار آمد ہے تو وہ پچاس روپے وعدہ لکھوا دے تو سمجھا جائے گا کہ اس نے اچھی قربانی کی ہے اور اگر وہ ایک ماہ کی پوری آمد یعنی سو کی سو ہی بطور وعدہ لکھوا دے تو ہم سمجھیں گے اس نے تکلیف اٹھا کر قربانی کی ہے۔'' (خطبہ جمعہ 4 دسمبر 1953ء)

(وکیل المال اول)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضور 11/ اپریل کو ربوہ سے روانہ ہوئے اور 23/ اپریل 1984ء کو واپس ربوہ پہنچے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے آخری سفر اسلام آباد (پاکستان) کی حسین یادیں

حضور نے شفقت فرماتے ہوئے اپنے غلام کی ذاتی دعوت کو قبول کیا اور گھر میں رونق افروز ہوئے

مکرم پیر افتخار الدین صاحب

قسط دوم

خدا سے تعلق بن گیا

اسلام آباد جماعت کے ایک رکن رانا رفیق احمد صاحب اپنے ایک دوست کو مجلس عرفان میں لے کر آئے ہوئے تھے ان کے اس دوست نے بعد میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ نماز تو میں پہلے سے پڑھتا ہوں لیکن جو نماز آج آپ کے خلیفہ صاحب کے پیچھے پڑھی ہے اس کے دوران تو مجھے یوں محسوس ہوتا رہا جیسے میں فضاؤں میں اوپر ہی اوپر اٹھتا جا رہا ہوں اور خدا سے میرا ایک تعلق قائم ہو گیا ہے۔ ایک سرور تھا جس میں میرا تمام وجود ڈوبا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

لجنہ کی ملاقات

16/ اپریل 1984ء کو صبح جلدی بیت الفضل پہنچا آج لجنہ کی حضور سے ملاقات تھی جیسا کہ مجھے خیال تھا ہمارے انتظام سے بڑھ کر ملاقات کے لئے خواتین آئی ہوئی تھیں۔ بے انتہا رش تھا۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا پروگرام یہ تھا کہ لجنہ کی عام ملاقات سے قبل پانچ فیملیز کی ڈرائنگ روم میں حضور سے ملاقات کروا دی جائے۔ اس کے بعد دو ہال کمروں میں خواتین کو بٹھا کر حضور سے ملوا دیں گے خاکسار کی والدہ نے خاکسار کو بتایا کہ ایسا ہوا کہ حضور اچانک اوپر سے سیڑھیاں اتر کر نیچے Stair hall میں آ گئے۔ اس وقت خواتین کو خیال بھی نہیں تھا کہ حضور اس طرح اچانک تشریف لے آئیں گے۔ ان کی خوشی کا عالم حیرت انگیز تھا۔ ان کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس قدر اچانک خدا نے کس طرح ان کی جھولی میں ان کی مرادیں بھر دی ہیں۔ حضور جب نیچے تشریف لائے تو آپ نے اس قدر رش دیکھا تو دوڑتے ہوئے واپس اوپر تشریف لے گئے خواتین کے دل حضور کے اس طرح واپس چلے جانے پہ بجھ سے گئے کہ شاید حضور نے خواتین کے اس قدر رش سے گھبراہٹ محسوس کی ہے۔ لیکن ابھی وہ اپنی پریشان کن سوچوں میں ہی الجھی ہوئی تھیں کہ حضور ایئر فریشنر لئے واپس تشریف لے آئے اور ہر طرف ایئر فریشنر کے ذریعہ فضا کو خوشگوار کیا۔ اور اس کے بعد خواتین سے سوال و جواب کی مجلس منعقد کی۔ خواتین کا رش اس دوران اس قدر زیادہ ہو گیا تھا کہ وہ لاؤنج کے داخلی دروازہ سے بھی باہر کھڑی تھیں۔

مجلس سوال و جواب کے بعد دوپہر کا کھانا حضور نے جرمن ایمبیسی کی ایک معزز شخصیت کے ساتھ پورے ایک بجے تناول فرمایا۔ حضور نے اس کے ساتھ گفتگو کے بعد اظہار فرمایا کہ مجھے اس بات سے از حد خوشی ہوئی کہ ہمارے مہمان نے جماعتی لٹریچر کا بھی اچھا خاصا مطالعہ کیا ہوا ہے۔ وہ جرمن اس بات پر سخت حیرت زدہ تھا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ پاکستان میں احمدیوں کے ووٹ نہیں ہیں خاکسار کو ان دنوں اکثر یہ فیض حاصل ہوتا رہا کہ حضور کے بچے ہوئے کھانے یا پیالی میں بچے ہوئے قہوہ کو بطور تبرک استعمال کرنے کا موقعہ ملا۔ کھانے کے بعد حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں نماز مغرب و عشاء بیت الذکر اسلام آباد میں ادا کرنے کے بعد حضور نے مجلس عرفان میں احباب کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔

آج کی مجلس میں ایک سوال ہم پہریداروں کے بارہ میں بھی کیا گیا کہ پہریدار نمازیں کیوں نہیں پڑھتے۔ سوال کے ساتھ ایسا لگا جیسا جسم میں سوئیاں چبھ گئی ہوں کہ لوگ شاید ہمیں بے نماز خیال کرتے ہیں۔ مگر جس وقت حضور نے سوال کا جواب ارشاد فرمانا شروع کیا ایسا لگا کہ اس سے اچھا آج ہمارا دفاع کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ حضور کے جواب سے ضبط کے باوجود آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

آج رات کے کھانے پہ بیت الفضل کے ڈائننگ روم میں ایک عراقی دوست جاثم صاحب بھی تھے جو کہ مجلس عرفان میں بھی شام موجود تھے اور جن کے سلجھے ہوئے سوالات سے حضور از حد خوش ہوئے تھے۔

اور ان کو رات کے کھانے میں ساتھ شامل ہونے کی دعوت دی تھی۔ کھانے کے دوران بہت پر حکمت باتیں سننے کو ملیں کہ دل باغ باغ ہو گیا۔ کھانے کے بعد جاثم عراقی صاحب کو رخصت کرتے ہوئے حضور نے ان کی گردن پہ اور انہوں نے حضور کی گردن پہ پیار کیا۔ حضور نے ان کو کہا کہ امید ہے یہ تعارف وقتی نہیں ہوگا۔ یہ تعلق قائم رہے گا اور ہم پھر بھی ملتے رہیں گے۔

آج رات خاکسار کی اہلیہ ناصرہ بھی حضور سے ملنے آئی۔ حضور نے خاکسار کی اہلیہ کا تفصیلی تعارف اپنی بیگم صاحبہ سے کروایا جس کا خاکسار کی اہلیہ کے دل پہ حد درجہ خوشکن اثر تھا۔ حضور نے خاکسار کی تینوں بیٹیوں صدف، شفق اور حبہ کا بھی پوچھا اور ارشاد فرمایا کہ وہ آج نہیں آئیں تو کل ضرور ملوانے کو لانا۔ بچیوں کو جب گھر آ کر ناصرہ نے حضور کا یہ پیغام دیا تو خوشی سے دیوانی ہو گئیں کہ کل ہم ضرور حضور سے ملنے جائیں گی۔

17/ اپریل کی صبح جب خاکسار ڈیوٹی پہ بیت الفضل جانے لگا تو خاکسار کی اہلیہ ناصرہ نے ایک چاکلیٹ کیک حضور کی خدمت میں بھجوایا کہ یہ رات تیار کیا تھا۔ صبح بیت الفضل میں گیارہ بجے حضور کی یو۔کے ایمبیسی کے دو معزز افراد سے ملاقات تھی جو ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ حضور مہمانوں کو رخصت کر کے جب ڈرائنگ روم میں واپس آئے تو خاکسار اس وقت ڈرائنگ روم میں تھا۔ حضور نے ارشاد فرمایا ادھر کون ہے۔ اس پر خاکسار ڈرائنگ ، ڈائننگ کے درمیان کا پردہ ہٹا کر حضور کے سامنے حاضر ہوا تو خاکسار کو دیکھتے ہی فرمایا "افتخار کل شام ناصرہ سے ملاقات ہوئی میں نے اسے پوچھا کہ بچیوں کو ساتھ کیوں نہیں لائیں تو وہ کہنے لگی ان کے لئے اجازت نہیں لی تھی۔ میں نے کہا تم نے اپنے لئے کب اجازت لی تھی جو ان کو لانے کے لئے اجازت ضروری تھی۔ میں نے ناصرہ سے کہا ہے کہ وہ بچیوں کو ضرور ملوانے کے لئے لائے"۔ خاکسار نے عرض کی کہ حضور بچیوں کو پیغام مل گیا ہے اور انہوں نے آج کا تمام دن نہ جانے کس بیتابی میں گزارا ہوگا کیونکہ آج شام انہوں نے آپ سے ملنے آنا ہے اس کے بعد حضور کی نائیجیرین ایمبیسی کے چند معزز افراد سے ملاقات تھی۔ ان کے جانے کے بعد حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ شام 4 بجے حضور سے ملاقات کی غرض سے آنے والے مہمان بیت الفضل آنا شروع ہو چکے تھے۔ آج شام خاکسار کی ڈیوٹی تھی کہ حضور کی بیگم صاحبہ کو 5 بجے بیت الفضل سے لے کر پشاور روڈ بشیر صاحب کی کوٹھی پہنچاؤں وہاں لجنہ راولپنڈی نے ان کے اعزاز میں پروگرام رکھا ہوا تھا۔ پروگرام کے بعد سات بجے شام حضرت بیگم صاحبہ کو لے کر بیت الفضل روانہ ہوئے جب ہم واپس بیت الفضل پہنچے تو معلوم ہوا حضور کا قافلہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی بیت الفضل سے روانہ ہوا ہے۔ ہم لوگ الٹے قدموں بیت الذکر اسلام آباد پہنچے آج حضور کی اقتداء میں نماز مغرب و عشاء پڑھنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ بعد میں مجلس عرفان کے دوران حضور کے قرب میں کھڑے ہو کر حفاظتی ڈیوٹی بھی ادا کی۔

مکرم رانا رفیق احمد صاحب کے غیر از جماعت دوست بتا رہے تھے کہ کل 16/ اپریل کی شام کو میں مجلس عرفان میں شرکت کے لئے 5 بجے سے 7 بجے تک بس یا ویگن کے چکر میں مارا مارا پھرتا رہا مگر تمام بسیں اور ویگنیں بھری ہوئی آ رہی تھیں اس طرح جب میں سخت مایوسی کی حالت میں واپس گھر گیا تو بیوی نے کہا کھانا کھا لیں میں نے کہا میرا دل نہیں چاہ رہا میں پانی پی کر بستر پر لیٹ گیا۔ رات بارہ بجے تک میں بستر پر کروٹ بدلتا رہا اور مجھے نیند نہیں آئی بار بار کل کی خلیفہ صاحب کے پیچھے پڑھی نماز یاد آتی رہی اور مجلس عرفان میں بیٹھے خلیفہ صاحب کا چہرہ میری آنکھوں کے سامنے آتا رہا۔ اس طرح رات میں نے سخت بے کلی میں گزاری اور آج میں نے خود سے یہ فیصلہ کیا کہ آج دفتر سے سیدھا یہاں آپ کی بیت الذکر میں آؤں گا تا کہ کل والے واقعہ کا خدشہ ہی نہ رہے اس طرح وہ ساڑھے تین بجے سے بیت الذکر میں بیٹھے ہوئے تھے خاکسار نے ان کو اگلی صف میں حضور کی اقتداء میں نماز مغرب و عشاء ادا کرتے ہوئے دیکھا نماز کے دوران ان کے آنسو بے تحاشہ رواں تھے۔ ہم احمدیوں کو تو اپنے امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا مزا آتا ہی ہے مگر ایک غیر از جماعت کا اس طرح کا اظہار دل کو بہت اچھا محسوس ہوا جب حضور نماز پڑھا رہے ہوتے خاکسار نے ڈیوٹی کے دوران لوگوں کے چہروں کا بکثرت مشاہدہ کیا حضور کے الحمد للہ کی آواز بلند کرتے ہی ایسا لگتا بے شک لوگ صفیں باندھے قطاروں میں کھڑے ہیں لیکن ان کی روحیں انہیں اوپر ہی اوپر خدا سے روشناس کرانے اڑی جا رہی ہیں۔ عجب وجدانی کیفیت نمازیوں پہ طاری ہوتی۔

آج کے دن ایک ناخوشگوار واقعہ بھی پیش آیا۔ خدام جو ڈیوٹی پہ تھے انہوں نے بیت الذکر کی دیوار کے ساتھ دو لڑکوں کو کھائی میں سے پکڑا ایک لڑکا سانگلہ ہل اور دوسرا فیصل آباد کا تھا۔ دونوں نے تھانے میں بیان دیا کہ فیصل آباد کے ختم نبوت کے جلسہ میں انہوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ سرفروشان اسلام بنیں گے۔ جماعت کے تھانہ میں اطلاع کرنے پہ ڈی۔ ایس۔ پی صاحب موقع پر بیت الذکر آ گئے اور ان لڑکوں کو تھانے لے گئے۔

18 اپریل 1984ء گزشتہ رات ڈیوٹی کے دوران بہت دیر ہو گئی تھی گھر جانا نہ ہو سکا تو رات بیت الفضل میں ہی گزاری۔ یہاں رات گزارنا بھی ایک نئے تجربہ کا باعث بنا جیسے ہی فرش پہ بچھے قالین پہ بغیر کسی تکیہ چادر کے لیٹا تو دل میں یہ خیال آیا آج میں جس چھت کے نیچے لیٹا ہوں اس پہ ہمارے خلیفۂ وقت سو رہے ہیں اور یہ میری کس قدر خوش بختی ہے کہ حقیقت میں ان کے قدموں تلے جگہ مل رہی ہے۔ اس طرح بیت الفضل میں رہ جانا اور اس چھت کے نیچے سونا بہت اچھا لگا۔ بیت الفضل میں دوپہر کے کھانے پہ کینیڈا کے سفیر کے ساتھ حضور کا کھانا تھا۔ کھانے کے دوران خاکسار سے حضور نے دریافت فرمایا کہ آج کا کھانا کس کی طرف سے ہے۔ اس پر خاکسار نے بتایا کہ لجنہ راولپنڈی کی طرف سے اور بالٹی مرغ والدہ صاحبہ نے بنایا ہے۔ اس پر حضور نے والدہ صاحبہ اور خاکسار کی دلجوئی کے لئے فرمایا "اچھا مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ میں بالٹی مرغ زیادہ کھاتا اس کے ساتھ ہی کینیڈا کے سفیر کو بتانے لگے کہ اس سے میں نے یہ بات کہی ہے وہ بھی بہت متاثر ہوا کہ آقا ایک غلام کی اس قدر دلجوئی فرما رہے ہیں سفیر کینیڈا کے چلے جانے کے بعد حضور لاؤنج میں تشریف لائے اور ان مرد حضرات کو شرف ملاقات بخشا جن کے گھر کی خواتین نے آج دوپہر کا کھانا تیار کیا تھا۔ جب سب کو مل چکے تو مکرمی صلاح الدین ایوبی صاحب نے عرض کی افتخار سے بھی ملیں ان کی والدہ نے بھی کھانا تیار کیا تھا۔ اس پر حضور نے ہنس کر فرمایا ہاں ہاں مجھے پتہ ہے بہت مزیدار کھانا بنایا ہے ساتھ ہی آگے بڑھ کر اپنا بازو بڑھا کر خاکسار کو لپٹا لیا۔ اس لمحہ حضور کی اس بے پایاں شفقت پا کر دل سے جہاں حضور کے لئے دعا نکلی وہاں مکرمی ایوبی صاحب کے لئے بھی دل سے دعا نکلی جنہوں نے اس بے پایاں پیار کو حاصل کرنے کا موقع پیدا کیا۔ اس وقت راولپنڈی جماعت کے مرزا نصیر احمد صاحب نے جن کے ہاتھ میں آئس کریم کا بند کپ تھا حضور کی خدمت میں چمچ کے ساتھ پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ اگر حضور اس میں سے ایک چمچ آئس کریم کھا لیں تو بقایا تبرک ہم سب ایک ایک چمچ آپس میں بانٹ لیں گے۔ میرے آقا نے نہایت بشاشت سے بات مان لی اور اس طرح مرزا نصیر احمد صاحب نے بعد میں حسب وعدہ ہم سب کو ایک ایک چمچ آئس کریم کا تبرک کھلایا۔ مرزا نصیر احمد صاحب خالی کپ اور چمچ اپنے ساتھ گھر لے گئے۔ اس واقعہ کا اس لئے بھی بہت مزا آیا کہ سب حضرات سے حضور مصافحہ فرما چکے تھے اور ایک خاکسار ہی اس فہرست میں باقی رہ گیا تھا جس کو ایوبی صاحب کے یاد دلانے پہ حضور کا سب سے زیادہ پیار ملا کہ حضور نے گرمجوشی و محبت و شفقت سے خاکسار کو گلے لگانے کے انداز میں ساتھ لپٹا لیا۔ کہ تمام بدن میں حضور کا پیار دوڑتا محسوس ہوا۔

شام کو امیر جماعت اسلام آباد مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب نے اور پرائیویٹ سیکرٹری منگلا صاحب نے خاکسار کو بتایا کہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ 23 اپریل کی صبح ہم حضور کے ساتھ صبح کا ناشتہ آپ کے گھر کرنے کا پروگرام رکھیں۔ پھر دیکھیں حضور کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ خاکسار نے عرض کی میری تو بڑی خواہش تھی کہ کسی دن رات کا کھانا حضور ہمارے ہاں منظور فرماتے۔ کہنے لگے شکر کریں ناشتہ ہی منظور ہو جائے ورنہ تو پھر ایسا ہو گا کہ کسی دن اسلام آباد سے راولپنڈی جاتے یا واپس اسلام آباد آتے حضور پانچ دس منٹ کے لئے اپنا وعدہ نبھانے کو آپ کے ہاں رک جائیں۔ اس پر خاکسار نے کہا اچھا پھر ناشتہ ہی سہی۔ مگر قربان جاؤں اپنے آقا کے کہ اگلے دن خاکسار کو علم ہوا کہ حضور تو خاکسار پہ نوازش کا کچھ اور ہی ارادہ رکھتے تھے۔

19 اپریل 1984ء ان دنوں ہمیں ایسی خبریں مل رہی تھیں کہ حکومت کی ایجنسیاں بیت الفضل میں دن رات کی گہما گہمی اور شام کو بیت الذکر میں نہایت ایمان افروز مجالس عرفان کو ہضم نہیں کر سکی ہیں اور پھر اس کا اظہار کھل کر بھی ہونے لگا۔ آج کی شام مجلس عرفان میں شمولیت کے لئے اور بھی زیادہ جوش و خروش کے ساتھ تین عدد بسیں پشاور کے احباب جماعت اور ان کے مہمانوں سے بھری آ رہی تھیں ہمیں ان کے پشاور سے روانہ ہونے کی اطلاع بھی مل چکی تھی۔ مگر شام ہمیں اس خبر سے پریشانی پیدا ہوئی کہ ان بسوں کو ترنول چونگی پر روک لیا گیا ہے اور انہیں مجلس عرفان میں شامل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ایجنسیوں نے ان تینوں بسوں کے نمبر پشاور سے چلنے پر نوٹ کر لئے تھے۔ ہمیں جب بیت الفضل اس طرح کی خبر ملی تو جماعت نے فوراً موٹر کاریں وغیرہ ترنول چونگی روانہ کیں کہ ان بسوں کی سواریوں کو کسی نہ کسی طرح مجلس عرفان میں پہنچانے کا انتظام کریں۔ مگر افسوس ہماری بھجوائی موٹروں کے پہنچنے سے پہلے پولیس تینوں بسوں کو واپس پشاور بھجوا چکی تھی۔

حاضرین عش عش کر اٹھے

آج رات راولپنڈی جماعت کی طرف سے حضور کے اعزاز میں فلیش مین ہوٹل صدر میں رات کے کھانے کا انتظام تھا۔ مکرمی مجیب الرحمان صاحب امیر جماعت راولپنڈی نے بہت اچھا انتظام کیا ہوا تھا۔ اور اس محفل کے لئے بہت سلجھے ہوئے مہمانان گرامی جن میں جج صاحبان، آرمی آفیسرز، صحافی اور پایہ کے کاروباری حضرات شریک محفل تھے۔ فلیش مین ہوٹل صدر میں حضور کا خطاب نہایت دلپذیر اور شاندار تھا جو کہ رحمۃ للعالمین کے موضوع پر تھا۔ ہر کوئی خطاب کے اثر میں ڈوبا ہوا تھا اور ایسا لگ رہا تھا کہ کوئی چیز آسمان سے اتر رہی ہے اور دلوں پہ اثر کر رہی ہے۔ ایک بریگیڈیر صاحب کے سوالات پر حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ لگتا ہے آپ نے قرآن کو بہت سمجھ کر پڑھا ہوا ہے۔ انہوں نے ایک سوال یہ بھی کیا تھا کہ قرآن مجید میں ایک جگہ آتا ہے کہ ایک اندھے کے بار بار سوال کرنے پر رسول کریمؐ نے برا منایا تھا حضور نے اس سوال کا اس قدر بصیرت افروز جواب دیا کہ حاضرین عش عش کر اٹھے۔ اکثر غیر از جماعت احباب کو بھی اس ایمان افروز خطاب کے دوران روتے ہوئے دیکھا گیا۔

حضور کی طرف سے شفقت کا اظہار

اسی دوران میری زندگی کا وہ خوشگوار اور یادگار لمحہ آیا جبکہ مجھے ڈیوٹی کے دوران یہ پیغام ملا کہ مکرمی شیخ عبدالوہاب صاحب خاکسار کو کسی اہم معاملہ میں یاد فرما رہے ہیں۔ خاکسار فوری طور پر اپنی جگہ کسی کو متعین کر کے مکرمی شیخ عبدالوہاب صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو وہ فرمانے لگے آپ کو بہت بہت مبارک ہو کہ بیت الفضل سے فلیش مین ہوٹل کے راستہ میں حضور نے آپ کا ذکر کیا اور اس دوران حضور نے نہایت شفقت فرماتے ہوئے 21 اپریل کی رات کا کھانا آپ کے ہاں منظور فرمایا ہے۔ حضور نے استفسار فرمایا ہے کہ آپ سے معلوم کیا جائے کہ کس قدر مہمان ہوں گے زیادہ لوگ نہ ہوں فرمایا میں افتخار کے ہاں Relax کرنے کے موڈ میں جانا چاہتا ہوں۔ اس پر خاکسار نے اول اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جس نے یہ گھڑی دکھائی اور پھر مکرمی شیخ صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ اتنا اچھا پروگرام طے پا گیا۔ خاکسار نے شیخ صاحب کو بتایا کہ مہمان تو یکصد سے زیادہ ہی ہوں گے۔ دراصل قریبی عزیز رشتہ دار دونوں شہروں میں اس قدر ہیں کہ ایک مرد ایک عورت کو ہی بلاؤں تو کافی ہو جاتے ہیں۔ پھر حضور کے قافلہ میں شریک تمام افراد۔ اس طبی ٹیم کے تمام افراد جن نے میرے آقا کا طبی معائنہ کیا۔ ان افراد کو جن سے مجلس عرفان میں حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور ان کی شرافت قلبی کو سراہا تھا اور راولپنڈی اسلام آباد جماعتوں کے چیدہ چیدہ افراد۔ مکرمی شیخ صاحب نے فرمایا اچھا آپ لسٹ بنا کر دے دیں تا کہ حضور کی خدمت میں تحریری منظوری کے لئے پیش کر دی جائے۔ مگر امکان نہیں کہ حضور اس قدر زیادہ لوگوں کے لئے منظوری فرما دیں۔ خاکسار نے کہا ایسے مواقع بار بار کہاں ملتے ہیں مجھے اپنے دل کی حسرتیں ایک دفعہ نکال لینے دیں۔ بس آپ دعا اور کوشش کریں کہ حضور منظور فرما لیں اس کے بعد خاکسار اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو گیا۔ لیکن تمام وقت ایک وجد میں رہا اور سوچتا رہا کہ آقا نے اس ناچیز غلام پر کس قدر احسان فرمایا ہے۔ خاکسار کو حضور کی شفقتیں یاد آنے لگیں اور آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور دل سے حضور کے لئے بہت دعائیں نکلیں۔

اس محفل میں جبکہ کھانے کا وقت ہوا چاہ رہا تھا دو مولویوں نے جو بہانے سے یہ کہہ کر اندر آ گئے کہ ہمارا احمدی میزبان اب تک آیا نہیں اس نے ہمیں یہاں فلیش مین پہنچنے کو کہا تھا اب پروگرام شروع ہونے والا ہے آپ ہمیں اندر آنے دیں۔ انہوں نے اختلافی مسائل پر حضور سے سوال کر دیا۔ حضور نے ان سے ارشاد فرمایا آپ اسلام آباد تشریف لائیں وہاں روزانہ سوال و جواب کی محفل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کسی بھی دن اطلاع کر کے میرے پاس ربوہ تشریف لائیں۔ جہاں آپ کے ان اختلافی مسائل کا تسلی بخش جواب آپ کو دیا جائے گا۔ دراصل آج کی یہ محفل ان اختلافی مسائل کے جوابات دینے کے لئے منعقد نہیں کی گئی کہ ہمارے معزز مہمان ہمیں یہ نہ کہیں کہ دعوت تو کھانے کی دی تھی اور دعوت الی اللہ شروع کر دی۔ ویسے بھی آپ صاحبان نے جو سوال کیا ہے وہ سات حصوں پر مشتمل ہے اور اس کے جواب کے لئے اتنا زیادہ وقت درکار ہے کہ کھانے کا وقت نکل جائے گا اور یہ کسی طرح مناسب نہیں ہو گا۔ مگر اگلے روز ان مولوی صاحبان کی طرف سے اخبار میں یہ خبر لگی کہ مرزا طاہر احمد کو فرار پر مجبور کر دیا اور لاجواب کر دیا کوئی جواب نہیں دے سکے۔ جبکہ اصل صورت سے واقف وہاں موجود دوسرے مہمانوں نے اپنے احمدی دوستوں کو اس خبر کو پڑھ کر بتایا کہ کس قدر غلط خبر دی گئی ہے۔ اور احمدیوں نے تو یہ معاملہ بھی ہمیشہ کی طرح خدا کے سپرد کر دیا کیونکہ جہالت کا بہترین حل اس کو نظرانداز کر دینا ہی ہے۔

ان دو مولویوں کے علاوہ اس محفل میں موجود ہر فرد حضور سے مل کر حد درجہ متاثر اور خطاب کے نشہ میں مست نظر آ رہا تھا۔ جب اس محفل کے بعد ہم لوگ حضور کو لے کر واپس بیت الفضل پہنچے تو ہر کوئی حضور کے معرکۃ الآرا خطاب کا ہی ذکر کر رہا تھا۔ بیت الفضل واپس پہنچتے ہی خاکسار کے ساتھ ایک اور ایسا واقعہ پیش آیا جس نے خاکسار کے دل کو جو پہلے ہی شیخ عبدالوہاب صاحب کے پیغام پر خوشیوں میں مگن تھا اور مزید خوشیوں سے لبریز کر دیا۔ ہوا یوں کہ افسر حفاظت جو کہ حضور کی گاڑی میں ڈرائیور کے ساتھ اگلی سیٹ پر ہوتے تھے نے بتایا کہ بیت الفضل سے نکلتے ہی حضور نے مکرمی شیخ صاحب (امیر جماعت اسلام آباد) سے آپ کا ذکر شروع کر دیا۔ اور ذکر اس قدر پیار سے کیا کہ مجھے رشک آنے لگا۔ حضور نے فرمایا اس سے میرا ذاتی تعلق ہے میں اسے اس کی حسب منشاء وقت دینا چاہتا ہوں آپ کوئی وقت نکالیں۔ مکرمی شیخ صاحب حضور کو تمام دنوں کے پروگراموں کی تفصیل بتانے لگے ان دنوں میں 21 اپریل کو گلڈنہ مری میں پکنک کا پروگرام طے تھا جسے حضور نے منسوخ کروا کر آپ کے گھر رات کا کھانا منظور فرمایا ہے۔ یہ سننا تھا کہ خوشی سے بے تحاشہ آنسو خدا کے حضور شکر گزاری کے جذبہ سے میری آنکھوں سے بہنے لگے۔

محمد محمود طاہر صاحب

تعارف کتب

حضرت مصلح موعود

مجمع البحرین

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نے ہمارے لئے بے شمار علمی خزائن چھوڑے ہیں۔ آپ کی کتب و تقاریر اب ''انوار العلوم'' کے نام سے جلدات میں شائع ہو رہی ہیں۔

پس منظر

''مجمع البحرین'' حضرت مصلح موعود کا وہ مضمون ہے جس کا انگریزی ترجمہ 23 ستمبر 1924ء کو مذہبی کانفرنس ویمبلے میں پڑھا گیا۔ اس کانفرنس کے لئے دراصل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ''احمدیت'' کے نام سے مقالہ تحریر فرمایا تھا لیکن طویل ہو جانے کے باعث پھر اس مضمون کو اختصار سے بیان فرمایا اور ''مجمع البحرین'' کے نام سے یہ مضمون شائع ہوا۔

جماعت احمدیہ کا تعارف

اپنے مضمون میں حضرت مصلح موعود نے جماعت کا تعارف بیان فرمایا کہ 1889ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے خدا کے صریح حکم کے ماتحت اس کی بنیاد ڈالی۔ آپ نے مسیح موعود و مہدی کا دعویٰ فرمایا تھا آپ کو ابتدا سے ہی تمام فرقوں کی جانب سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ کی آواز قادیان سے آگے نکلی اور اسے بڑھتی ہوئی کامرانی حاصل ہوئی۔ باوجود شدید مخالفت اور فتاویٰ کے جو شخص بھی آپ کی کتب پڑھتا وہ آپ کی صداقت سے متاثر ہوتا اور جب 1908ء میں آپ نے وفات پائی تو چالیس کس سے بڑھ کر آپ کے مریدوں کی تعداد ہزاروں لاکھوں تک پہنچ گئی اور ہندوستان کے باہر دوسرے ممالک میں آپ کے پیرو پیدا ہوئے۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب آپ کے پہلے جانشین بنے اور یہ سلسلہ ترقی کرتا چلا گیا۔ آپ کے بعد مصنف کتاب ہذا جماعت کے امام مقرر ہوئے اور بڑی سرعت سے یہ سلسلہ افریقہ، امریکہ، یورپ، آسٹریلیا اور ایشیائی ممالک میں پھیلنا شروع ہوا۔

دعویٰ کی اصلیت

احمدیت کوئی نیا دین نہیں ہے اور نہ ہی کوئی نئی شریعت ہے بلکہ یہ احیاء دین کا نام ہے۔ حضرت مصلح موعود نے کتاب میں حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی اصلیت بیان فرمائی۔ اور زمانے کی شہادت سے ثابت کیا ہے کہ یہ زمانہ ظہور مسیح موعود کا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''یہ بات ناقابل قبول ہے کہ بنی نوع انسان کو گناہ اور دنیا پرستی کی طرف دوڑتے ہوئے دیکھ کر وہ رحیم و مشفق خدا بے پرواہ رہے اور ان کی راہنمائی اور ہدایت کے لئے کوئی انتظام نہ کرے۔ یقیناً خدا ایک باپ اور ایک ماں سے زیادہ مہربان و رحیم ہے کیونکہ ماں اور باپ صرف ایک ذریعہ ہوتے ہیں بچہ کی ولادت کا۔ لیکن خدا نہ صرف خالق ہے بلکہ انسانی زندگی کا مقصد و مدعا ہے۔ بچہ اور والدین کا رشتہ عارضی ہے لیکن بندے اور خدا کا رشتہ ابدالآباد تک قائم رہنے والا ہے۔ بہرکیف اگر وہ اپنے خادموں کے لئے ان آزمائشوں میں دردمند و مہربان ہے اور پھر بھی ان کی راہنمائی کے لئے کوئی تدبیر نہیں کرتا تو ہمیں یا تو اس نتیجہ پر پہنچنا پڑے گا کہ اس میں بنی آدم کو صداقت کی طرف ہدایت دینے کی طاقت ہی نہیں اور یا یہ کہ خدا سے جوڑ پیدا کرنا انسانی پیدائش کی غرض ہی نہیں۔ لیکن ہر دو پہلو عقل تسلیم نہیں کرتی۔'' (ص6)

احیاء دین

حضرت مسیح موعود احیاء دین کا مقصد لے کے مبعوث ہوئے اور آپ نے دین کی خدمت کئی لحاظ سے کی۔ سب سے پہلے قیام توحید ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''اگر کوئی مذہب خدا کے وجود کی کامل شناخت نہیں کروا سکتا تو وہ مذہب کہلانے کا مستحق نہیں۔ مسیح موعود کی بعثت کے وقت توحید الٰہی پر تیقن دنیا سے بکلی نابود ہو چکا تھا۔'' (ص7)

''یہی وہ سچا مسئلہ توحید الٰہی ہے جو مذہب کی تعلیم کا اصل مقصد ہے نہ کہ خدا کی ہستی پر محض زبانی اقرار جو نہ تو خدا کو راضی کر سکتا ہے اور نہ ہی انسان کی زندگی پر کوئی عملی اثر ظاہر کر سکتا ہے۔ اس بنیادی اصل کو قائم کر دینے کے بعد مسیح موعود نے شرک کی تمام ان اقسام کو جڑ سے اکھاڑ کر مٹا دیا جو مذہب میں داخل ہو گئی تھیں۔'' (ص8)

☆ خدا اور بندے کے درمیان محبت کے رشتہ اور ذاتی تعلق کے بارہ میں جو غلط عقائد تھے ان کو حضرت مسیح موعود نے ختم کیا اور یہ بیان کیا کہ قرب الٰہی پانے کے راستے ہمہ وقت کھلے ہیں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''ہر فرد بشر کے لئے ہر وقت روحانی ترقی کے بلند ترین مقام تک پہنچنے کے لئے راہ کھلی ہے۔ آسمان کے دروازے ہر شخص کے لئے جو کھٹکھٹاتا ہے کھلے ہیں۔'' (ص9)

آپ نے بتایا کہ ایسا خیال گناہ اور گستاخی کے مترادف ہے کہ خدا کی صفات میں سے کوئی صفت کسی زمانہ میں معطل بھی ہو جاتی ہے۔ ایک زندہ مشین کو زندگی کی علامات ظاہر کرنی چاہئیں۔ (ص9)

دین حق اور غلامی

دین حق پر یہ اعتراض بھی ہے کہ یہ غلامی کا مؤید ہے۔ حضرت مصلح موعود اس اعتراض کا جواب اس کتاب میں ارشاد فرماتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ ''(دین) اس کا سب سے بڑا دشمن ہے اور اس نے غلامی کے ان تمام طریقوں کا خاتمہ کر دیا ہے جو ایام (دین) سے پہلے رائج تھے۔ (دین) ان لوگوں کو غلام بنا لینے سے منع کرتا ہے جو بلاوجہ پکڑ لئے جائیں یا صرف اس لئے کہ وہ دشمن کی قوم یا گروہ میں سے ہیں جو دنیاوی جنگوں میں قیدی لئے جائیں۔ (دین) صرف ایسے جنگی قیدیوں کو غلام بنانے کی اجازت دیتا ہے جو ایسی جنگ میں گرفتار کئے جاتے ہیں جو دشمن نے اس غرض سے کی کہ تلوار کے زور سے ایک مذہب کی قبولیت کو روکا جائے یا اس سے مرتد ہونے پر مجبور کیا جائے۔'' (ص12)

حرمت سود، تعدد ازدواج اور طلاق کے مسائل کے بارہ میں ہونے والے اعتراضات کا مختصر جواب اس مضمون میں شامل ہے۔

اخلاقی تعلیم

دین حق نے اخلاقی تعلیم کے بارہ میں تفصیلی ہدایات اور اصول بیان کئے ہیں اور یہ دین حق کا ہی خاصہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے ان اصولوں کو بڑی صراحت کے ساتھ اپنی کتب میں بیان فرمایا۔ ''مجمع البحرین'' کے مضمون میں حضرت مصلح موعود نے ان اخلاقی اصولوں کا مختصر تذکرہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ بادشاہ اور رعایا کے تعلقات کی بابت حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ نکات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

حیات بعد الموت

جب سے انسان پیدا کیا گیا ہے وہ موت کے بعد ایک زندگی کا معتقد چلا آیا ہے اور ہر ایک مذہب نے انسان کی زندگی کا علم دیا ہے۔ بعد الموت زندگی کس طرح ظہور پذیر ہوگی؟ موت کے بعد زندگی کب شروع ہوگی۔ بہشت اور دوزخ کی کیا حقیقت ہے اور کیا یہ ابدی ہیں یا میعادی ان سوالات کے جوابات حضرت مسیح موعود نے اپنے علم کلام میں دیئے ہیں حضرت مصلح موعود نے ان کو اختصار سے بیان کیا ہے۔

صداقت مسیح موعود

حضرت مسیح موعود کی صداقت کے ذاتی ثبوت کیا ہیں؟ ان کا بیان بھی کیا گیا ہے:۔

''ایک نبی کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس کی اپنی زندگی کمال درجہ کی خالص اور پاک ہو۔'' (ص21)

''مسیح موعود نے .... صاف اور زیادہ پرزور دعویٰ فرمایا ہے کہ خدا نے آپ کو کہا کہ اپنے دشمنوں سے پوچھ کہ میری زندگی کو دیکھتے ہوئے بھی تم کیوں مجھے ملحد کہنے سے نہیں رکتے اور پھر تنبیہ کے طور پر خدا فرماتا ہے انہیں کیا ہو گیا ہے کہ یہ لوگ تجھے دیکھتے ہیں اور پھر بھی دیکھنے کے لئے آنکھیں نہیں رکھتے۔ یعنی تیری زندگی کی حیرت انگیز پاکیزگی کو دیکھتے ہوئے یہ کس طرح تیرے دعویٰ میں شک کرتے ہیں۔''
(ص22)

☆ ''آپ کے دعویٰ کی صداقت کا ایک اور زبردست ثبوت یہ ہے کہ تمام الہامی کتب اس بات پر متفق ہیں کہ ایک کاذب کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔''
(ص22)

''اس کسوٹی سے مسیح موعود کے دعویٰ کو دیکھ کر ہمیں آپ کی صداقت کا یقین ہو جاتا ہے۔ کیونکہ آپ نے پہلی وحی کا دعویٰ چالیس سال کی عمر میں کیا اور اس دعویٰ کی اشاعت کے بعد چونتیس یا پچیس سال زندہ رہے۔ آپ کو ایک بڑھتی ہوئی جماعت دی گئی اور آپ عام عرصہ زندگی سے زیادہ زندہ رہے۔'' (ص23)

مسیح موعود کے نشان

حضرت مسیح موعود نے اپنی دعویٰ کی صداقت و تائید الٰہی میں لاکھوں نشانات پیش فرمائے جو خدا تعالیٰ نے آپ کو عطا کئے ہیں۔ عربی زبان کا غیر معمولی ملکہ اور عربی زبان کی فصاحت پر چیلنج دیئے لیکن میدان میں ان عربی کتب کے مقابل پر کوئی نہیں آیا۔ آپ کی پیشگوئیاں بڑی شان سے پوری ہوئیں یہ خارق عادت معجزات آپ کی صداقت پر زبردست ثبوت ہیں۔ ان نشانات کا مختصر تذکرہ اس مضمون میں کیا گیا ہے۔

سچ سے پیار کرنے والوں سے امید

حضرت مصلح موعود اپنے مضمون میں اہل مغرب

سے حق کی پہچان کی امید رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں مغرب میں سچ سے پیار کرنے والوں سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس نہایت ہی ضروری امر کے فیصلہ کرنے کے لئے اس معقول اور درست طریق کو خوشی سے اختیار کریں گے کیونکہ ایسی صورت میں اس شبہ کی گنجائش نہیں ہوسکتی کہ ایک شخص کا دل دوسرے آدمی کی خوش کلامی یا ہوشیاری سے مرعوب ہوگیا کیونکہ یہ ایک اپیل ہے جو مخلوق کی طرف سے اپنے خالق کی خدمت میں کی گئی ہے۔ اور اس کا فیصلہ اس ارحم الراحمین منصف کے ہاتھ میں ہے جس کے فیصلہ کے بعد اور کوئی زیادہ سچا اور زیادہ معقول فیصلہ نہیں۔" (ص27)

خوشی کے گیت گاؤ

حضرت مصلح موعود اپنے مضمون کا اختتام ان الفاظ میں کرتے ہیں:۔

"خوش ہو جاؤ۔ اے دلہن کی سہیلیو! اور خوشی کے گیت گاؤ کیونکہ دولہا آ پہنچا ہے۔ وہ جس کی تلاش تھی مل گیا ہے۔ وہ جس کا انتظار کیا جا رہا تھا یہاں تک کہ انتظار کرنے والوں کی آنکھیں مدھم پڑ گئی تھیں۔ اب تمہاری آنکھوں کو منور کر رہا ہے۔ مبارک ہے وہ جو خدا کے نام پر آیا۔ ہاں مبارک ہے جو خدا کے نام پر آیا۔ وہ جو اس کو پالیتے ہیں سب کچھ پالیتے ہیں اور وہ جو اس کو نہیں دیکھ سکتے وہ کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے۔" (ص29)

تعارف کتب

شیخ عجم اور آپ کے شاگرد

نام کتاب: شیخ عجم اور آپ کے شاگرد
مصنف: سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم
سن اشاعت: 2003ء
تعداد صفحات: 404

"شیخ عجم اور آپ کے شاگرد" یہ صدق و وفا اور عشق و محبت کی خون سے سینچی ہوئی داستان ہے۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف سے "شیخ عجم" کے خطاب یافتہ اور آپ کی پیشگوئی شاتان تذبحان کہ دو بکریاں ذبح کی جائیں گی کے مصداق حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف شہید کابل کے سوانح حیات اور واقعات شہادت درج ہیں اس کے ساتھ اس کتاب میں شیخ عجم کے ان شاگردوں کا بھی تذکرہ ہے جنہوں نے احمدیت کی خاطر افغانستان میں جان کی قربانی تک پیش کرکے گلستان احمدیت کی آبیاری اپنے خون جگر سے کرنے کی سعادت پائی۔

کتاب زیر تبصرہ کے مؤلف و مصنف محترم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم و مغفور ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف شہید اور آپ کے شاگردوں کے بارہ میں مفید علمی و تاریخی مسودات تیار کئے ان میں بیشتر حصے جماعتی اخبارات و رسائل میں شائع ہوچکے ہیں۔ اب انصاراللہ پاکستان کو ان مسودات کو حضرت شیخ عجم کی شہادت پر سو سال پورے ہونے پر کتابی صورت میں شائع کرنے کی توفیق ملی ہے جس پر جملہ کارکنان شکریہ و دعاؤں کے مستحق ہیں۔

"شیخ عجم اور آپ کے شاگرد" خوبصورت جلد میں طبع ہوکر منظر عام پر آئی ہے۔ یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول میں شہید اول افغانستان جوان صالح مولوی عبدالرحمان صاحب کی شہادت کے واقعات درج ہیں جن کو 20 رجون 1901ء کو کابل میں شہید کردیا گیا۔ باب دوم شیخ عجم حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف شہید کی سوانح حیات پر مشتمل ہے جبکہ تیسرے باب میں آپ کے خاندان اور واقعہ شہادت کے بعد ان پر آنے والے مصائب و مشکلات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ کتاب کا باب چہارم حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب شہید افغانستان کی حیات پر مشتمل ہے جنہیں 1924ء میں شہید کیا گیا۔ باب پنجم قاری نور علی صاحب اور مولوی عبدالحلیم صاحب کی شہادت کے حالات سے آگاہی دیتا ہے۔ جبکہ باب ششم میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے شاگرد مولوی عبدالستار خان صاحب المعروف بزرگ صاحب اور ان کے بھائی مولوی عبدالغفار صاحب اور ملا میرد صاحب کے حالات درج کئے گئے ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب ایک مفید علمی و تاریخی کاوش ہے جس کو حوالہ جات سے مزین کیا گیا ہے اور ہر باب کے آخر پر حوالہ جات اور کتابیات درج کردی گئی ہے شہدائے افغانستان کے بارہ میں عشق و وفا کی یہ داستان جہاں تاریخی حقائق کو یکجائی صورت میں جمع کر رہی ہے وہاں اس کا مطالعہ احمدی نسلوں کے ایمان کو بڑھانے کا موجب ہوگا۔ اسی طرح یہ کتاب سلسلہ کے عالم اور خاندان حضرت مسیح موعود کے بزرگ وجود محترم سید میر مسعود احمد صاحب کے لئے صدقہ جاریہ کا سبب بنے گی۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35431 میں منور احمد ولد رحمت علی قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت 1993ء ساکن اللہ رکھا ٹاؤن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 7-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ترکہ والد محترم مکان میں سے حصہ مالیتی -/50000 روپے۔ رہائشی مکان رقبہ ساڑھے چار مرلے واقع اللہ رکھا ٹاؤن گوجرانوالہ مالیتی -/400000 روپے۔ پلاٹ رقبہ 200 مربع گز واقع گلشن ہیلتھ سوسائٹی کراچی مالیتی -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منور احمد ولد رحمت علی اللہ رکھا ٹاؤن گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد اکرام وصیت نمبر 31342 گواہ شد نمبر 2 عبدالرحمٰن عاجز وصیت نمبر 26161

مسل نمبر 35432 میں نسیم اختر زوجہ منور احمد قوم جٹ پیشہ ٹیچر عمر 38 سال بیعت 1993ء ساکن اللہ رکھا ٹاؤن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 7-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/500 روپے۔ طلائی زیورات وزنی ساڑھے تین تولے مالیتی -/17500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نسیم اختر زوجہ منور احمد گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرحمٰن عاجز وصیت نمبر 26161 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر محمد اکرام وصیت نمبر 31342

مسل نمبر 35433 میں شہناز اکبر زوجہ علی اکبر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت 1984ء ساکن نور پورہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/32 روپے۔ نقد رقم -/30000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/12000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شہناز اکبر زوجہ علی اکبر نور پورہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 علی اکبر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 اسرار احمد پسر موصیہ

مسل نمبر 35434 میں امتہ الباسط زوجہ میر محمد امجد قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-2-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/42000 روپے۔ مکان واقع غلہ منڈی گوجرانوالہ کا نصف حصہ مالیتی -/250000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الباسط زوجہ میر محمد امجد ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرحمٰن عاجز وصیت نمبر 26161 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر محمد اکرام وصیت نمبر 31342

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

انڈر میٹرک افراد کیلئے فنی کورسز

ایسے افراد جو انڈر میٹرک ہوں اور کسی وجہ سے تعلیم جاری نہ رکھ سکے ہوں اور درج ذیل ہنر سیکھنے کے خواہش مند ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر 31 دسمبر 2003ء تک رابطہ کریں۔

نگران ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ (دارالصناعۃ) ایوان محمود ربوہ

کورسز / ٹریڈز کے نام

1۔ آٹو مکینک 2۔ آٹو الیکٹریشن 3۔ جنرل الیکٹریشن 4۔ گیس اینڈ الیکٹرک ویلڈنگ 5۔ وڈ ورک / کارپینٹر 6۔ لائٹ اور ہیوی سٹیل فیبریکٹر 7۔ الیکٹرک موٹر ریوائنڈنگ 8۔ ریڈیو اینڈ ٹی وی ٹیکنیشن 9۔ پلمبر 10۔ میسن 11۔ شٹرنگ 12۔ ریفریجریٹر اینڈ ایئر کنڈیشنگ 13۔ کوکنگ 14۔ بیکنگ 15۔ فوڈ پریزرویشن 16۔ آرٹس اینڈ ہینڈی کرافٹس ٹیکنیشن 17۔ ڈیمنگ پینٹنگ 18۔ کٹنگ

درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2003ء ہے۔

اعلان داخلہ برائے Ph.D

وہ تمام طلباء و طالبات جنہوں نے مکینیکل انجینئرنگ، ماحولیاتی انجینئرنگ، فزکس میں ڈگری حاصل کی ہوئی ہے ان کیلئے سوئٹزرلینڈ میں Ph.D میں داخلہ کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ یہ درخواستیں بنیادی طور پر Turbulence ریسرچ کیلئے زیر غور لائی جائے گی۔ اس کے بارہ میں مکمل معلومات مندرجہ ذیل ویب سائٹ ایڈریس سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

www.ihw.ethz.ch

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم کریم اللہ صاحب دارالصدر شمالی ربوہ کے چچا مکرم برکت اللہ صاحب ابن مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب مرحوم مورخہ 29 نومبر 2003ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک بعمر 56 سال وفات پا گئے۔ اگلے روز مرحوم کی نماز جنازہ مکرم وسیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے چک نمبر 121 ج۔ب گھوکھووال فیصل آباد میں پڑھائی اور تدفین مکمل ہونے پر مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جو کہ سب کم عمر ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم پروفیسر راجہ نصر اللہ خان صاحب دارالصدر غربی قمر کی والدہ مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم راجہ فضل داد خان صاحب مورخہ 10 دسمبر 2003ء کو بعمر 87 سال اسلام آباد میں وفات پا گئیں۔ آپ جماعت کپورتھلہ کے معروف بزرگ حضرت محمد خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (یکے از 313) کی پوتی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ اگلے روز محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے دعا کروائی۔ آپ بہت مہمان نواز اور ضرورت مندوں اور علاقہ کے مساکین کی خبر گیری اور خدمت کرنے والی اور رشتہ داروں سے بہت پیار اور حسن سلوک کرنے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت سے نوازے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم محمد یوسف باجوہ صاحب دارالرحمت شرقی الف مورخہ 12 دسمبر کو اسلام آباد میں ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے اسلام آباد کمپلیکس ہاسپٹل میں بے ہوشی کی حالت میں داخل ہیں۔ ان کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

آگاہی صحت عامہ

PUBLIC HEALTH AWARENESS

امریکہ سے تشریف لانے والے کینسر اور خون کی دیگر بیماریوں کے ماہر مکرم ڈاکٹر طاہر اعجاز صاحب (Oncologist) آگاہی صحت عامہ کے تحت ایک سیمینار مورخہ 21 دسمبر 2003ء بروز اتوار بوقت 11:00 بجے صبح بمقام سیمینار ہال فضل عمر ہسپتال Conduct کریں گے۔ سیمینار کا موضوع ہے

"کینسر اور خون کی بیماریوں کے بارہ میں آگاہی"

(Awareness About Oncology)

جو خواتین و حضرات اس سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ استقبالیہ ہسپتال سے اپنا دعوت نامہ حاصل کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

جذبہ ایثار سے ہی ہم غیر قوموں کے دل جیت سکتے ہیں۔

غزل

گل پھینکے ہے اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ براندازِ چمن کچھ تو ادھر بھی

کیا ضد ہے مرے ساتھ، خدا جانے وگرنہ
کافی ہے تسلی کو مرے ایک نظر بھی

کس ہستی موہوم پہ نازاں ہے تو اے یار!
کچھ اپنے شب و روز کی ہے تجھ کو خبر بھی

تنہا ترے ماتم میں نہیں شام سیہ پوش
رہتا ہے سدا چاک گریبان سحر بھی

سوداؔ تری فریاد سے آنکھوں میں کٹی رات
آئی ہے سحر ہونے کو ٹک تو کہیں مر بھی

سوداؔ

جنگِ ترکی۔ یونان

انیسویں صدی کے آخری سال جنگ و جدل اور خون خرابے سے پر نظر آتے ہیں۔ ان سالوں میں قوموں اور ریاستوں کے مفادات اور تنازعات کے پیش نظر دشمنیاں عروج پر پہنچ چکی تھیں، جس کا ایک اظہار 1897ء کی ترک، یونان جنگ بھی تھی۔ اس جنگ کو تیس روزہ جنگ بھی کہا جاتا ہے۔ اس جنگ کا پس منظر کچھ یوں تھا کہ قبرص کا علاقہ سلطنت عثمانیہ کے زیر کفالت تھا، لیکن اس کے تعلقات ترکی کے علاوہ یونان سے بھی بہتر تھے۔ 1896ء میں خفیہ طور پر اس علاقے میں "یونانی سوسائٹی" کا قیام عمل میں لایا گیا، جس کے تحت علاقے کے عوام کو ترکی کے خلاف بغاوت پر اکسایا گیا تا کہ وہ سلطنت عثمانیہ سے بالکل علیحدگی اختیار کر کے یونان سے الحاق کر لیں۔ اس توسیع پسندانہ خواہش کو عملی شکل دینے کی غرض سے یونان نے چپکے چپکے اس علاقے میں بھرپور جنگی تیاری شروع کر دی۔

پھر یونانی شہزادے کانسٹنٹائن کی قیادت میں طبل جنگ بجا اور سلطنت عثمانیہ کے علاقے تھیسلی پر 21 اپریل 1897ء کو حملہ کیا گیا۔ اس وقت سلطنت عثمانیہ کو کسی حد تک جرمنی کی حمایت حاصل تھی، جو کہ ایک عالمی طاقت کی حیثیت سے ابھر رہا تھا۔ چنانچہ سلطنت عثمانیہ کی جوابی کارروائی اور جرمنی کی حمایت کے باعث یونان کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ 4 دسمبر 1897ء کو ایک معاہدہ امن کے تحت یونان نے ترکی کو تاوان جنگ تو ادا کر دیا، تاہم یورپی قوتوں کی سازش کے باعث قبرص کے علاقے کو شروع میں بین الاقوامی انتدابی علاقہ قرار دیا گیا اور بعد میں نام نہاد استصواب کے بعد شاہ یونان کے بیٹے شہزادہ جارج کو وہاں کا عارضی حکمران بنا دیا گیا۔ پھر 1913ء میں "معاہدہ لندن" کے تحت اس علاقے کو یونان کا "جزو لاینفک" بنا دیا گیا۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	15۔دسمبر	زوال آفتاب	12-03
سوموار	15۔دسمبر	غروب آفتاب	5-08
منگل	16۔دسمبر	طلوع فجر	5-32
منگل	16۔دسمبر	طلوع آفتاب	6-59

دیکھتے ہیں کون تحریک چلاتا ہے صدر مملکت جنرل مشرف نے امید ظاہر کی ہے کہ اپوزیشن کے ساتھ مذاکرات کامیاب ہونگے تاہم اپوزیشن کو چاہئے کہ وہ بڑھکیں نہ مارے۔ دیکھتے ہیں کون تحریک چلاتا ہے۔انہوں نے بھارت کو خبردار کیا کہ وہ کنٹرول لائن پر باڑ لگانے سے باز رہے۔ پاکستان جارحانہ دفاعی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے۔اگر کسی نے حملے کی جرأت کی تو اس کا بھرپور منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

سنگل کرنسی اور کھلی سرحد کی بھارتی تجویز

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ یورپین یونین کی طرز پر جنوبی ایشیا میں بھی سنگل کرنسی اور کھلی سرحدوں کے تصور پر غور ہونا چاہئے۔بی بی سی کے مطابق انہوں نے کہا کہ کھلی منڈی کے دور میں جنوبی ایشیائی ممالک کے اقتصادی روابط بڑھے تو شک وشبہ کی فضا ختم ہو جائے گی اور سلامتی کیلئے مشترکہ تعاون کی راہ ہموار ہو سکے گی۔ پاکستان اور بھارت کے عوام نے ملاپ کیلئے نصف صدی انتظار کیا اب وہ بے قرار ہیں۔

ملک میں تیار ہونے والی پہلی آبدوز آگسٹا 90بی پاک بحریہ کے حوالے مکمل طور پر پاکستان میں تیار ہونے والی پہلی آبدوز آگسٹا90بی سعد کو پاک بحریہ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔پی این ایس سعد کو صدر جنرل مشرف نے پی این ڈاک یارڈ پر پاک بحریہ کے حوالے کیا۔

انتہا پسندی اور دہشت گردی پاکستان کو دیمک کی طرح کھا رہی ہے صدر جنرل مشرف نے آبدوز سعد کو پاک بحریہ کے حوالے کرنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کو بیرونی خطرات کا سامنا نہیں لیکن اصل خطرہ داخلی انتہا پسندی، فرقہ واریت اور دہشت گردی ہے جسے روکنا ہے۔ ملک کو ایک ہی ایریا میں خطرہ کا سامنا ہے۔ جو اندرونی خلفشار ہے اور اس میں بھی صرف مذہبی انتہا پسندی اور دہشت گردی ہے جو ہمیں دیمک کی طرح کھا رہی ہے۔ یہ فیصلہ کرنے کا حق کسی کو نہیں کہ کون کتنا اچھا مسلمان ہے۔

سنگل کرنسی کی بھارتی تجویز مسترد وزیراعظم ظفر اللہ جمالی نے بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی کی طرف سے جنوبی ایشیا میں سنگل کرنسی کی تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ واجپائی کی تجویز قبل از وقت ہے۔ یورپ ایک عرصے سے واحد کرنسی نافذ کرنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن اسے ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی۔ وزیراعظم پاکستان غیر ملکی دوسرے کے بعد وطن واپسی پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

سمندری حدود سے فضا میں مار کرنے والے میزائل کا تجربہ امریکہ نے سمندری حدود سے فضا میں مار کرنے والے ایک اور میزائل کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ایس ایم 3 میزائل کو بحرالکاہل میں موجود امریکی کروز جہاز سے فضا میں ایک میزائل پر داغا گیا جسے اس نے کامیابی سے تباہ کر دیا۔صدر بش نے شمالی کوریا کی جانب سے ممکنہ خطرے کے پیش نظر میزائل سازی کا حکم دیا تھا۔5برس میں دفاعی پروگراموں پر 5۔ارب ڈالر خرچ کئے جائیں گے۔

بھارتی کمپنیوں پر پابندی امریکہ نے بھارتی کمپنیوں پر بھی عراقی ٹھیکوں میں حصہ لینے پر پابندی لگا دی ہے۔بھارت کی کوئی بھی کمپنی عراقی تعمیر نو کے کاموں میں ٹھیکوں کی بولی لگانے والی کمپنیوں میں شامل نہیں۔

یاسر عرفات کو واپس نہیں آنے دینگے اسرائیلی وزیراعظم ایریل شیرون نے کہا ہے کہ یاسر عرفات رملہ سے باہر گئے تو انہیں واپس نہیں آنے دینگے۔ یاسر عرفات نے کہا ہے کہ شیرون امن وامان تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔اسرائیلی فوج نے وزیراعظم کو خبردار کیا ہے کہ اگر یاسر عرفات کو ہٹایا گیا تو اقتدار انتہا پسندوں کے ہاتھ چلا جائے گا اور اسرائیل کیلئے مشکلات بڑھ جائیں گی۔ دوسری جانب فلسطینی وزیراعظم احمد قریع نے کہا ہے کہ جب تک اسرائیل مذاکرات کی میز پر نہیں آتا آگ بھڑکتی رہے گی اور دہشت گردی ہوتی رہے گی۔

بنگلہ دیش دہشت گردوں کی نرسری نہیں

بنگلہ دیش نے کینیڈا کا یہ بیان مسترد کر دیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ بنگلہ دیش دہشت گردوں کی نرسری ہے۔ بنگلہ دیشی وزارت خارجہ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ ان کا ملک دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پیش پیش ہے۔بعض ممالک ہمیں خواہ مخواہ بدنام کر رہے ہیں۔

بغداد میں بم دھماکے عراقی دارالحکومت بغداد میں 4دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں۔ایک خودکش حملے میں ایک امریکی فوجی ہلاک اور 15زخمی ہوگئے۔ایک فوجی گاڑی پر گرنیڈ حملہ میں 2امریکی صحافی بھی زخمی ہوگئے۔ ایک دھماکے میں تیل کی پائپ لائن کو آگ لگ گئی۔

300فوجی اہلکار مستعفی امریکہ کی زیر قیادت عراق میں تشکیل دی گئی نئی عراقی فوج کے 300 اہلکاروں نے استعفیٰ دے دیا ہے۔باغی عراقی فوجیوں کا مطالبہ تھا کہ انہیں پولیس اہلکاروں سے زیادہ تنخواہ دی جائے۔

فلپائنی باغیوں کی تربیت فلپائن نے الزام لگایا ہے کہ اسلامی ریاست کے قیام کیلئے انڈونیشی دہشت گرد فلپائنی باغیوں کو تربیت دے رہے ہیں۔ جماعت اسلامیہ سے تعلق رکھنے والے دہشت گرد مورو اسلامی فرنٹ کے فلپائنی باغیوں کو بم بنانے اور دیگر دہشت گرد سرگرمیوں کی تربیت دینے میں مشغول ہیں۔

شہری علاقوں پر کلسٹر بموں کا استعمال انسانی حقوق کی تنظیم ہیومن رائٹس واچ نے کہا ہے کہ عراق میں شہری علاقوں پر کلسٹر بموں کا استعمال امریکہ کے اخلاقی دیوالیہ پن کا ثبوت ہے۔ طاقت کے غیر ذمہ دارانہ استعمال سے ہزاروں شہریوں کی ہلاکت سے گریز کرے۔

سعودی باشندوں کے فنگر پرنٹس امریکی نے امریکی ویزا حاصل کرنے کے خواہشمند سعودی شہریوں کی شناخت کے لئے سعودی عرب میں نیا بائیو میٹرک پروگرام شروع کیا ہے جس کے تحت امریکہ جانے والے سعودی باشندوں کا فنگر پرنٹس اور فوٹو گراف لئے جائیں گے۔

پاکٹل کا مارچ 2004ء میں جی ایس ایم سروس شروع کرنے کا اعلان پاکٹل کے چیف ایگزیکٹو جیری موبز نے کہا ہے کہ پاکٹل 2004ء میں جی ایس ایم نیٹ ورک کا آغاز کرے گا۔نیٹ ورک 20لاکھ کنکشنز تک کی گنجائش کا حامل ہو گا اور اس کی کوریج پاکستان بھر کے 150 شہروں اور دیگر علاقوں تک ہوگی۔ اس سروس میں پوسٹ پیڈ اور پری پیڈ کنکشن ہوں گے۔صارفین کو دنیا کے 100 سے زائد ملکوں میں انٹرنیشنل رومنگ کی سہولت فراہم کی جائے گی ۔ یہ نیٹ ورک ایس ایم سی رنگ ٹونز، انٹرنیشنل ایس ایم ایس اور کمپنیوں کے لوگوں کی سہولتیں بھی پیش کرے گا۔اس نیٹ ورک پر پہلی جی ایس ایم کال مارچ 2004ء میں کی جائے گی جس سے سروس کا آغاز کر دیا جائے گا۔انہوں نے کہا پاکٹل جی ایس ایم سروس کسٹمرز کو ایک باکمال موبائل کنکشن کے ساتھ نہایت مناسب قیمت میں اعلیٰ کوالٹی کے رابطے کی سہولت فراہم کرے گا۔

بازار سے بارعایت کمپوزنگ کروائیں
سفیر کمپوزنگ سنٹر
Safeer Composing Centre
اوقات 3:00 بجے سہپر تا 9:00 بجے رات
37/A دارالفتوح شرقی ربوہ
پروپرائٹر نصیر احمد

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم اب ایک اور انداز میں آپ کی خدمت میں آئے ہیں۔
عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں۔ نیز کاڑیاں بھی کرایہ پر دستیاب ہیں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
گولبازار ربوہ فون دکان: 211584
پروپرائٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا، اور بے اولاد مرد
اور عورتوں کا کامیاب علاج
اوقات مطب
موسم گرما صبح ۸ تا ۱۲ بجے شام ۴ تا ۸ بجے
موسم سرما صبح ۹ تا ۱۲ بجے شام ۳ تا ۷ بجے
جمعۃ المبارک صبح ۸ تا ۱۱ بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 211434-212434
فیکس: 04524-213966

ہر قسم کے سائیکلوں کی نئی ورائٹی
سائیکلوں کی دنیا میں منفرد نام گزشتہ 24 سال سے احباب جماعت کی خدمت میں مصروف عمل احباب جماعت کے لئے ہم نئی سے نئی ورائٹی پیش کرتے ہیں۔
چائنیز، سہراب، فونکس، ایگل، فونٹین بائیک، شہباز، جوگنگ مشین، بے بی سائیکل، واکر وغیرہ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
نیز نقد اور آسان قسطوں پر ہر قسم کے سائیکل، واشنگ مشین پنکھے، ایئر کولر، ٹی وی ٹرالی وغیرہ حاصل کریں۔
اشفاق سائیکل سٹور
کالج روڈ ربوہ
پروپرائٹرز: شیخ اشفاق احمد، شیخ نوید احمد
Ph[redacted]3652

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29